

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں...!!

مصاب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دُعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں

دورِ حاضر میں ہم میں سے بہت سے خواتین و مرد مصائب و حوادث سے دوچار ہیں۔ بلائیں ہیں کہ دوڑتی چلی آرہی ہیں، بے قراری بڑھتی چلی جا رہی ہے، دلوں سے سکون اٹھ سا گیا ہے۔ باہمی نفرتوں، رنجشوں اور رقابتوں نے محبت کے رشتوں میں گہری دراڑ ڈال رکھی ہے کہ بھائی بھائی کا دشمن ہو چلا ہے۔ ملکی حالات بھی دیگرگوں ہیں، سیاست دان پنچے لڑائے بیٹھے ہیں، اُمتِ مسلمہ ایک کڑے وقت اور آزمائش کے دور سے گزر رہی ہے، عالمِ کفر مسلمانوں کے خلاف متحد ہو چکا ہے اور ظلم کا بازار گرم ہے، شر اور فتنہ ہر سو پھیل چکا ہے، ابلیسی طاقتیں زوروں پر ہیں۔ بلاشبہ یہ سب ہمارے اعمال کی کم زوری اور رب تعالیٰ سے دوری کی وجہ سے ہے۔ اگر آج بھی ہم اپنے اعمال کو درست کر لیں اور اپنے آپ کو سنت کے سانچے میں ڈھال لیں تو بد حالی کا یہ طوفان اور مصائب کی یہ یلغار رُک سکتی ہے، دلوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی پھوار برس سکتی ہے، اس کی نصرت اور مدد آسکتی ہیں، دلوں کے گھاؤ بھر سکتے ہیں، محبتوں کے چشمے اُبل سکتے ہیں۔

بہت سی مسنون دُعائیں ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مختلف شرور، فتنوں اور بیماریوں سے پناہ مانگی ہے۔ اگر ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انہی مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دعائیں مانگیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوں گی، دلوں کو سکون اور راحت ملے گی البتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں زیادہ اہتمام کیا جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس مضمون میں سلسلہ وارد عاؤں کے الفاظ مع ترجمہ و حوالہ پیش کیے جائیں گے اور ساتھ میں مفید نوآند بھی درج کیے جائیں گے تاکہ دعا کا مفہوم واضح ہو جائے۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں...!!

1

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسْلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ الْهَرَمِ
وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ

”اے اللہ! میں پناہ مانگتی ہوں... عاجزی سے، اور کاہلی سے، اور بزدلی سے، اور کنجوسی سے، اور حد سے زیادہ بڑھاپے سے۔ اور میں پناہ مانگتی ہوں... قبر کے عذاب سے۔ اور میں پناہ مانگتی ہوں زندگی اور موت کے ہر فتنہ سے۔“

(بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من فتنۃ الحیا والممات: 6367، مسلم، کتاب الذکر والدعاء...، باب تعوذ من العجز، الکسل وغیرہ: 2706)

فوائد: الْعَجْزُ (عاجزی) سے مراد یہ ہے کہ نیکی پر قدرت حاصل نہ ہو۔ الْکَسْلُ (کاہلی) سے مراد یہ ہے کہ دل میں نیکی کا شوق نہ اٹھے اور قدرت کے ہوتے ہوئے عبادت کی ادائیگی میں بوجھ محسوس ہو۔ الْهَرَفُ انتہائی بڑھاپے کو کہتے ہیں جس میں جسمانی قوی کمزور ہو جاتے ہیں اور انسان دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ فِتْنَةُ الْمَحْيَا (زندگی کے فتنہ) سے مراد یہ ہے کہ دنیا کی رونق اور شادابی میں مگن ہو جائے اور آخرت سے غافل ہو جائے۔ فِتْنَةُ الْمَمَاتِ (موت کے فتنہ) سے مراد برا خاتمہ ہے۔ ((ز: حاشیہ مصطفیٰ البغالی البخاری، حاشیہ محمد فواد عبدالباقی علی مسلم، نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین))

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں...!!

②

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ الْبَعْزِ
وَ الْکَسْلِ وَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ ضَلٰجِ الدِّیْنِ وَ غَلْبَةِ الرِّجَالِ

”اے اللہ! میں پناہ مانگتی ہوں... فکر اور پریشانی سے، اور رنج و غم سے، اور عاجزی سے، اور کاہلی سے، اور کنجوسی سے، اور بزدلی سے، اور قرض کے بوجھ سے، اور لوگوں کی زور آوری (دباؤ) سے۔“ (بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من غلبۃ الرجال: 6363)

فوائد: الْهَمُّ اور الْحُزْنُ دونوں ہم معنی ہیں کہ غم و رنج کے لیے بولے جاتے ہیں، مگر ان میں ایک فرق ہے، وہ یہ کہ الْحُزْنُ وہ غم ہے جو مصیبت کے واقع ہونے پر ہوتا ہے اور الْهَمُّ وہ غم جو مصیبت کے آنے سے پہلے ہو۔ غَلْبَةُ الرِّجَالِ (لوگوں کی زور آوری) سے مراد یہ ہے کہ زور آور لوگوں کا اس قدر دباؤ کہ جس کو برداشت نہ کر سکے اور ان کے مقابلہ میں اپنے لیے کوئی

حامی و مددگار نہ پائے۔
((ز: حاشیہ مصطفیٰ البغالی البخاری))
نوٹ: چوں کہ یہ صفحہ خواتین کا ہے، اس لئے اس مضمون میں دُعاؤں کے ترجمہ میں مؤنث کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، تاہم مرد حضرات بھی یہ دُعائیں پڑھ سکتے ہیں۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں...!!

مصائب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دُعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں بہت سی مسنون دُعائیں ہیں، جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مختلف شرور، فتنوں اور بیماریوں سے پناہ مانگی ہے۔ اگر ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دُعائیں مانگیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوں گی، دلوں کو سکون اور راحت ملے گی۔ البتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں دُعائوں کا زیادہ اہتمام کیا جائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالبُخْلِ وَ
سُوِّ الْعُمْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

3

اے اللہ!
میں آپ کی پناہ
مانگتی ہوں

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... بزدلی سے، اور کنجوسی سے، اور بُری عمر سے، اور سینہ (نفس) کے (ہر) فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔“ (سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الدنيا: 5481)

فوائد: یہ روایت خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مذکورہ ان پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے:

سُوِّ الْعُمْرِ (بُری عمر) سے مراد: ① ایسی زندگی جو برکت سے خالی ہو، اور اس میں فرائض و واجبات سے غفلت بڑھتی جائے۔ ② انتہائی بڑھاپا، جس میں آدمی چھوٹے بچہ کی طرح دوسروں کے رحم و کرم پر ہوتا ہے۔

270/2

التیسیر بشرح الجامع الصغیر،
از حاشیہ محمد قواد عبدالباقی
علی ابن ماجہ، رقم: 3844

فِتْنَةِ الصَّدْرِ (سینہ کا فتنہ) سے مراد: ایسا سینہ ہے جس میں کینہ اور حسد کی آگ بھڑک رہی ہو، اور اس پر عقائد کی گم راہیوں کے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ مِنْ شَرِّ بَصَرِیْ
وَ مِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَ مِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَ مِنْ شَرِّ مَنِیَّیْ

4

اے اللہ!
میں آپ کی پناہ
مانگتی ہوں

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... اپنے کانوں کے شر سے، اور اپنی آنکھوں کے شر سے، اور اپنی زبان کے شر سے، اور اپنے دل کے شر سے اور اپنی شہوت کے شر سے“ (ابوداؤد، ابواب الوتر، باب فی الاستعاذۃ: 1551)

فوائد: حضرت شکیل بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست

کی تھی کہ مجھے کوئی دعا سکھلا دیجئے، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مذکورہ دعا تعلیم فرمائی تھی۔

”تقریب“ میں ہے کہ حضرت شکیل بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی ایک روایت منقول ہے۔

شَرِّ سَمْعِی (اپنے کانوں کے شر) سے مراد: ناجائز چیزوں کا سننا ہے، جیسے جھوٹ، بہتان، موسیقی وغیرہ۔

شَرِّ بَصَرِی (اپنی آنکھوں کے شر) سے مراد: غیر محرم کو تاکنا، اپنے آپ کو بڑا اور برتر سمجھنا اور دوسروں کو حقیر نظروں سے دیکھنا ہے، کائنات میں بکھری رب تعالیٰ کی قدرت کی رنگینیوں سے نظر پھیرنا اور عبرت نہ پکڑنا ہے۔

شَرِّ لِسَانِی (اپنی زبان کے شر) سے مراد: زبان کے گناہ اور فضول گوئی ہے اور ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن کی برکات سے زبان کو محروم رکھنا ہے۔

شَرِّ قَلْبِی (اپنے دل کے شر) سے مراد: دل میں غیر اللہ کا بسانا ہے۔ دل شہوتوں کا مسکن اور مفاسد کا مرکز ہے، اس کی خرابی پورے جسم پر اثر انداز ہوتی ہے۔

شَرِّ مَنَیجِی (شہوت کے شر) سے مراد: ① شہوت اس قدر غالب ہو کہ بدکاری میں مبتلا ہو جائے۔ یا نظر بازی، غیر محرموں سے جسمانی تعلقات اور میل ملاپ میں مشغول ہو جائے جس کا نتیجہ بھی رسوائی ہی رسوائی ہے۔ ② بری موت مراد ہے یعنی گناہوں میں مبتلا ہو اور موت کا پیغام آجائے خاص انہی پانچ چیزوں کے شر سے پناہ مانگنا اس لیے ہے کہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہیں، برائیاں یہیں سے پھوٹی ہیں۔ (دلیل الفالحین شرح ریاض الصالحین 289/7، ودیگر شروح حدیث)

⑤ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالتَّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

اے اللہ!
میں آپ کی پناہ
مانگتی ہوں

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... آپس کے جھگڑے (اور فساد) سے،

اور منافقت سے اور تمام برے اخلاق سے۔ (ابوداؤد، ابواب الوتر، باب فی الاستعاذۃ: 1546)

فوائد: التَّفَاقِ (منافقت) کہتے ہیں کہ دل میں کفر چھپا ہو اور ظاہر ایمان کرے، لیکن کبھی

اس سے ریاکاری اور دکھاوا بھی مراد ہوتا ہے۔ (شرح ابی داؤد للعینی 457/5)

نوٹ: چون کہ یہ صفحہ خواتین کا ہے، اس لئے اس مضمون میں دُعاؤں کے ترجمہ میں مؤنث کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، تاہم مرد حضرات بھی یہ دُعا لیں پڑھ سکتے ہیں۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں...!!

مصائب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دُعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں بہت سی مسنون دُعائیں ہیں، جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مختلف شرور، فتنوں اور بیماریوں سے پناہ مانگی ہے۔ اگر ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دُعائیں مانگیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوں گی، دلوں کو سکون اور راحت ملے گی۔ البتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں دُعائوں کا زیادہ اہتمام کیا جائے۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

5

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ (وَالْاَذْوَاءِ)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... بُرے اخلاق سے، اور (بُرے) اعمال سے، اور (بُری) خواہشات سے اور (بُرے) امراض سے۔“ (ترمذی، ابواب الدعوات، باب دعاء ام سلمہ: 3591)

فوائد: ”وَالْاَذْوَاءِ“ کا لفظ ترمذی شریف کی دُعائیں نہیں ہے، یہ مستدرک حاکم میں ہے۔

1. الْاَخْلَاقِ سے باطنی اعمال مراد ہیں۔ یعنی پناہ مانگے بُرے اخلاق سے جیسے خود بینی، تکبر، حسد، کینہ، بُزدلی، دنیا کی لمبی اُمیدیں وغیرہ۔ 2. الْاَعْمَالِ سے ظاہری اعمال مراد ہیں۔ یعنی پناہ مانگے بُرے اعمال سے جیسے قتل، بدکاری، چوری اور شراب پینا وغیرہ۔ 3. الْاَهْوَاءِ سے نفس کے بُرے تقاضے مراد ہیں۔ یعنی پناہ مانگے بُری خواہشات سے، غلط عقیدوں سے، اور بے مقصد ارادوں سے۔ 4. وَالْاَذْوَاءِ سے بُرے امراض مراد ہیں جیسے برص (جلد پر سفید داغ) جس کو ”پھلہری“ بھی کہتے ہیں، کوڑھ (جن سے انسانی اعضاء ناکارہ ہو جاتے ہیں)، جنون، فالج، لقوہ، شوگر، کینسر، اندھا پن وغیرہ۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو بُرے اخلاق، بُرے اعمال اور بُری خواہشات سے پاک تھے، کیوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور انبیاء علیہم السلام ان چیزوں سے پاک ہوتے ہیں پھر دُعائے مانگنے کا مقصد ”اُمّت کو تعلیم دینا ہے۔“ (قطر یزریاض الصالحین 813/1، ودیگر شروحات)

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

6

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ وَالْجَذَامِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... برص (پھلہری) سے، اور دیوانگی سے، اور کوڑھ سے اور تمام بُری (اور موزی) بیماریوں سے“ (ابوداؤد، ابواب البتر، باب فی الاستعاذۃ: 1554)

فوائد: اس دُعا میں محض بیماریوں سے نہیں بلکہ ”بُری بیماریوں“ جیسے برص (پھلہری)، کوڑھ، جنون، فالج، لقوہ، شوگر، کینسر، اندھا پن وغیرہ سے پناہ مانگی ہے۔ یعنی ایسی بیماریاں جس میں بیمار کو سخت مشقت جھیلنا پڑتی ہے، جس میں انتہائی قریبی دوست اور عزیز بھی منہ موڑ لیتے ہیں اور مریض بے چارے یار و مددگار ہوتا ہے۔ یا ایسی بیماریاں جس سے شکل بگڑ جاتی ہے اور لوگ حقیر نظروں سے دیکھتے ہیں۔ البتہ بخار، سر درد جیسی بیماریاں تو گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں اور درجات میں ترقی کا باعث ہوتی ہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکاۃ، جلد 4، رقم: 2470)

بخار... گناہوں کا کفارہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”بخار کو بُرا مت کہو، کیوں کہ یہ ابنِ آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بجٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔“ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ من مرض.....: 2575)

سرور... گناہوں کا کفارہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”مسلمان بندے پر درِ سر اور نقاہت (کمزوری) کا دور چلتا ہے اور اس پر گناہ اگرچہ اُحد پہاڑ سے بھی زیادہ ہوں تو یہ بیماری اس کو اس حال پر چھوڑتی ہے کہ اس پر رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہتا۔“ (مسند احمد، حصہ مسند الانصار، حدیث ابی الدرداء: 21736)

لیکن کبھی بھی از خود کسی بیماری کو طلب نہ کرے، ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے صحت و عافیت ہی کا سوال کرے، جیسا کہ اس دُعا میں سکھایا ہے، اور یہ دُعا نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثرت سے کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِیَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ

”اے اللہ! میں آپ سے صحت، عافیت، امانت داری، اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔“ (شعب الایمان للبیہقی، باب فی حسن الخلق: 8181)

اور اگر بیماری آہی جائے تو صبر کرے، اس کے اجر (گناہوں کی معافی اور درجات کی بلندی) پر نظر رکھے، علاج کا اہتمام کرے اور اللہ تعالیٰ سے شفا کی امید رکھے۔

نوٹ: چوں کہ یہ صفحہ خواتین کا ہے، اس لئے اس مضمون میں دُعاؤں کے ترجمہ میں مؤنث کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، تاہم مرد حضرات بھی یہ دُعا پڑھ سکتے ہیں۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں...!!

مصائب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دُعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں بہت سی مسنون دُعائیں ہیں، جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مختلف شرور، فتنوں اور بیماریوں سے پناہ مانگی ہے۔ اگر ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دُعائیں مانگیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوں گی، دلوں کو سکون اور راحت ملے گی۔ البتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں دُعائوں کا زیادہ اہتمام کیا جائے۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

8

(بخاری، کتاب فی الاستقراض....)
باب سن استعاذ من الدین: 2397

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَآئِثِ وَالْبَغْوَ

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... گناہ سے اور قرض داری سے۔“

فوائد: الْبَآئِثِ (گناہ) سے کیا مراد ہے؟ ① گناہ کرنا... یعنی ان گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ جس کے نتیجے میں آخرت کا عذاب اور رب تعالیٰ کی ناراضگی جھیلنی پڑتی ہے۔

② وہ چیز جو گناہ میں مبتلا کرنے والی ہو... یعنی ان چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ جو گناہ صادر ہونے کا ذریعہ ہیں یا جو چیزیں راہ ہدایت سے دور کر کے گم راہی کے تاریک گڑھوں میں پھینکنے والی ہیں (مظاہر حق ص 610/1)

الْبَغْوَ (قرض داری) سے کیا مراد ہے؟ کہا جاتا ہے کہ ”قرض محبت کی قینچی ہے“۔ اس لیے اول کوشش تو یہی ہو کہ اپنی آمدنی اور اخراجات میں ایسا توازن قائم رکھے کہ قرض کی نوبت ہی نہ آئے، بلا ضرورت محض خواہشات کی تکمیل کے لیے قرضوں کا بوجھ سر پر لا دینا دانش مندی نہیں ہے، البتہ واقعاً ضرورت ہو تو اتنا ہی قرض اٹھانا جس کو آئندہ ادا کر سکے اور ادائیگی کی نیت بھی ہو تو ”شرح قسطلانی جلد 2، صفحہ 131“ پر ہے کہ اس سے پناہ نہیں مانگی۔ تو پھر پناہ مانگی ہے اس قدر قرض سے جس کے بوجھ تلے دب جائے اور ادائیگی مشکل ہو جائے، کیوں کہ قرض کی ادائیگی میں بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وقت مقررہ پر قرض لوٹا دیا جائے، عموماً قرض دار وعدہ خلافی کرتا ہے اور جھوٹ پر جھوٹ بولتا جاتا ہے، یوں ایک تو گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور دوسرا غیر کا حق مارنا بھی ہوتا ہے۔ (از شریح حدیث)۔ چنانچہ ”بخاری شریف“ کی مذکورہ روایت میں یہ بھی آتا ہے:

کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ دعا سن کر کہا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ کا قرض سے پناہ مانگنا بڑے تعجب کی بات ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی جب قرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو باتیں بناتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔“ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ لکھتے ہیں کہ... ”اس میں ”قرض داری“ کے علاوہ ہر وہ صورت داخل ہے جس میں کسی کا حق اپنے ذمہ رہ جائے۔“ (پرنور دعائیں، صفحہ: 62)

9] اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَّتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... آپ کی (عطا کی ہوئی) ہر نعمت کے زائل ہونے سے، اور آپ کی (دی ہوئی) صحت و عافیت کے پھر جانے سے، اور آپ کی ناگہانی (اچانک سخت) گرفت سے اور آپ کی تمام تر ناراضی (اور ہر غصہ) سے۔“ (مسلم، کتاب الرقاق، باب اکثر احوال الجوع الفقراء...: 2739)

نوائذ: ”زَوَالِ نِعْمَتِكَ“ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے تو ہمیں ان نعمتوں کے زوال سے قبل ہی ان کی قدر کرنی چاہیے۔ حقیقت میں نعمت کی قدر اور اس کا صحیح احساس تبھی ہوتا ہے جب نعمت سے محروم ہو جائے۔ نعمت کی قدر یہ ہے کہ نعمت ملنے پر منعم حقیقی کی شکر گزار رہے اور اسی کی اطاعت اور رضا کی کوشش میں لگی رہے۔ نیز گناہ بھی نعمتوں کے زوال کا باعث ہوتے ہیں، اس لیے ان سے بھی دور رہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

(نوٹ) چونکہ یہ خواتین کا صفحہ ہے اس لیے اس مضمون میں دعاؤں کے ترجمہ میں موت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے تاہم مرد حضرات بھی یہ دعائیں پڑھ سکتے ہیں

اِذَا كُنْتَ فِيْ نِعْمَةٍ فَارْغَبْهَا فَإِنَّ الْمَعَاصِي تَزِيلُ النِّعَمَ

یعنی ”جب تم (رب تعالیٰ کے) انعامات سے لطف اندوز ہو تو ان انعامات کی حفاظت کا سامان بھی کرو (یعنی گناہوں سے بچو) کیوں کہ گناہوں میں مبتلا ہونے سے نعمتیں زائل ہو جاتی ہیں“ (فیض القدر 2/110)

”وَتَحَوُّلِ عَافِیَّتِكَ... عافیت کا پھرنا“ یہ ہے کہ بیماریوں، غموں اور مصائب میں گھر جائے۔

”وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ...“ اچانک آنے والی مصیبت سخت ہوتی ہے، نیز یہ کہ اس میں توبہ کی مہلت بھی نہیں ملتی۔ ”وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ...“ اس میں پناہ مانگی ان تمام امور سے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ جس سے ناراض ہو جائے اس کے لیے زمین و آسمان میں کوئی ٹھکانا اور پناہ گاہ نہیں ہے جب تک کہ سچے دل سے توبہ کر کے اس کو راضی نہ کر لے۔ (از شروح حدیث)

اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں

اللہ!

مصائب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دُعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں بہت سی مسنون دُعائیں ہیں، جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مختلف شرور، فتنوں اور بیماریوں سے پناہ مانگی ہے۔ اگر ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دُعائیں مانگیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوں گی، دلوں کو سکون اور راحت ملے گی۔ البتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں دُعائوں کا زیادہ اہتمام کیا جائے۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

10

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَذَرْكَ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... (ہر) بلا (اور مصیبت) کی سختی سے، اور بدبختی کے پیش آنے سے، اور بُرے فیصلہ سے، اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔“

(بخاری، کتاب الدعوات، باب التَّوَضُّعِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ: 6347، مسلم، کتاب الذِّکْرِ وَالِدُعَاءِ...، باب فی التَّوَضُّعِ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ...: 2707)

فوائد: جَهْدِ الْبَلَاءِ... سے مراد ہے ناقابل برداشت تکلیف اور مشقت جس کوٹالنے پر قادر نہ ہو چاہے یہ مصیبت دینی ہو یا دنیوی، جسمانی ہو یا روحانی، انفرادی ہو یا اجتماعی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جَهْدِ الْبَلَاءِ سے مراد یہ ہے کہ ”مال کم ہو اور کنبہ بڑا ہو“۔ علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جَهْدِ الْبَلَاءِ سے مراد ”آزمائش کی ایسی گھڑی ہے کہ جس میں حیات کے بجائے موت کو ترجیح دے اور موت کی تمنا کرنے لگے“ خلاصہ یہ ہے کہ جَهْدِ الْبَلَاءِ تمام مصائب و تکالیف اور آفات و بلیات کو شامل ہے اور اس دعا میں ان تمام سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ ذَرْكَ الشَّقَاءِ... سے مراد وہ تمام چیزیں جو دنیا اور آخرت میں تباہی و بربادی تک پہنچانے والی ہیں سُوْءِ الْقَضَاءِ... کا مطلب یہ ہے کہ ایسے فیصلوں سے محفوظ رکھ جن میں ہمارے لیے نقصان ہوں۔ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ... سے مراد یہ ہے کہ کسی مصیبت یا ناکامی پر دشمن کا خوش ہونا اور ہنسنا۔ یقیناً دشمنوں کی طعنہ زنی اور خوشی بعض اوقات بڑی روحانی تکلیف و اذیت کا باعث ہوتی ہے اس لیے اس سے خصوصیت کے ساتھ پناہ مانگی ہے۔ (مرقات شرح مشکاة، باب الاستعاذۃ و دیگر شروح حدیث)

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ یُبْسِسُ الصَّجِیْعُ
وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحِیَاۃِ فَاِنَّهَا یُبْسِسُ الْبِطَاۃُ

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... بھوک سے بے شک وہ برا سا تھی ہے، اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... خیانت سے یقیناً وہ برا ہم راز ہے۔“ (ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی الاستعاذۃ: 1547)

نوٹ

چند کہ یہ فراموشی کا صلیح ہے اس لئے اس مضمون میں دعاؤں کے ترجمہ میں نوٹ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے تاہم مرد حضرات بھی یہ دعائیں پڑھ سکتے ہیں۔

فوائد: الصَّجِیْعُ... کا معنی ہے ”بستر کا ساتھی“۔ جب آدمی بھوکا ہو اور فاقہ کا شکار ہو تو نیند اڑ کر آنکھوں سے کوسوں دور چلی جاتی ہے اور وہ بدلتا بے تابی سے کروٹیں رہتا ہے اس لحاظ سے بھوک کو ”براسا تھی“ کہا گیا ہے۔

الْبِطَاۃُ... کا معنی ہے ”ہم راز“۔ خیانت ہمیشہ چوری چھپے ہی کی جاتی ہے اور اس کا راز بس خیانت کرنے والے ہی کو معلوم ہوتا ہے اس لیے خیانت کو ”برا ہم راز“ کہا گیا ہے (معارف الحدیث، کتاب الاذکار 302/5) علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بھوک اور فاقہ سے قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں اور دماغ تشویش میں مبتلا ہو جاتا ہے، جس سے بری سوچیں اور فاسد خیالات جنم لیتے ہیں، جس کی وجہ سے عبادات وغیرہ میں کمی یا کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکاۃ، باب الاستعاذۃ 1711/4)

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ یَّوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَّیْلَةِ السُّوْءِ
وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمَقَامَةِ

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... برے دن سے، اور بری رات سے، اور بری گھڑی سے، اور قیام گاہ (یعنی وطن) کے برے ہمسایہ سے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین: 810)

فوائد: ہر دن، رات اور گھڑی جس میں کوئی حادثہ پیش آئے، مصیبت درپیش ہو یا تکلیف کا سامنا کرنا پڑے اس سے پناہ طلب کی گئی ہے۔ نیز اس دعا میں قیام گاہ کے برے ہمسایہ سے بھی پناہ طلب کی ہے، کیوں کہ جو سفر میں برا ہمسایہ ہوتا ہے اس کا ساتھ تو کچھ وقت یا کچھ عرصہ کے لیے ہوتا ہے، جوں ہی سفر پورا ہوتا ہے اس کی شرارتوں اور اذیتوں سے چھٹکارا مل جاتا ہے، جب کہ حضر (اقامت) کا برا ہمسایہ تو ہمیشہ ساتھ ہی رہتا ہے اور ناک میں دم کیے رکھتا ہے۔

اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں

مصائب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دُعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں بہت سی مسنون دُعائیں ہیں، جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مختلف شرور، فتنوں اور بیماریوں سے پناہ مانگی ہے۔ اگر ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دُعائیں مانگیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوں گی، دلوں کو سکون اور راحت ملے گی۔ البتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں دُعائوں کا زیادہ اہتمام کیا جائے۔

13] اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَقْوَاهَا وَرَزَقَهَا اَنْتَ خَيْرٌ مِنْ زَكَاةِهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... عاجزی سے، کاہلی سے، بزدلی سے، کنجوسی سے، بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! آپ میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرمائیے اور اس کو پاک و صاف کر دیجئے، آپ ہی اس کو سب سے بہتر پاک و صاف کرنے والے ہیں، آپ ہی اس کے مالک و آقا ہیں۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے جو (آپ سے) نہ ڈرتا ہو، اور ایسے حریص نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔“ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء...، باب التعوذ من شرماعمل... 2722)

فوائد: اس دعا میں پناہ طلب کی ہے مختلف چیزوں سے:

- 1 اَلْعَجْزِ (عاجزی و کم ہمتی) سے... عبادات کی ادائیگی میں کم ہمتی اور عاجزی مراد ہے۔
- 2 اَلْكَسَلِ (کستی و کاہلی) سے... خیر کے کاموں میں طبعیت کا بوجھل ہونا مراد ہے۔
- 3 اَلْجُبْنِ (بزدلی) سے... نفس اور شیطان کی مخالفت میں بزدلی مراد ہے، کیوں کہ یہ دونوں انسان کے دشمن ہیں اور اس کو برائی پر آمادہ کرتے ہیں۔

نفس کی دشمنی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”واقعہ یہ ہے کہ نفس تو برائی کی تلقین کرتا ہی رہتا ہے، ہاں! میرا رب

رحم فرمادے تو بات اور ہے (کہ اس صورت میں نفس کا کوئی داؤ نہیں چلتا)۔ (سورۃ یوسف، آیت: 53)
جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”تمہارا سب سے بڑا دشمن تمہارا نفس ہے، جو تمہارے پہلوؤں کے درمیان ہے“۔ (الزهد الكبير للبيهقي، فصل فی ترک الدنيا... 343)
شیطان کی دشمنی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”یقین جانو کہ شیطان تمہارا دشمن ہے، اس لیے اس کو دشمن ہی سمجھتے رہو“۔ (سورۃ الفاطر، آیت: 6)

④ **الْبُخْلُ (کنجوسی)** سے.. جن مواقع میں اللہ تعالیٰ نے مال خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اس میں خرچ نہ کرے اور کنجوسی کا مظاہرہ کرے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”بخیل آدمی کا بخل اس کی ذات تک محدود نہیں رہتا اور صرف اتنی بات ہی نہیں ہوتی کہ وہ بخیل ہے، مال خرچ کرنا نہیں جانتا۔ اگر صرف اتنی بات کافی ہوتی تو کوئی ایسی بات نہ تھی۔ لیکن جس کے اندر بخل ہوتا ہے وہ مال کا حریص بھی ہوتا ہے، اور ہر وقت اسی دُھن میں لگا رہتا ہے کہ کب کس طریقہ سے کوئی پھنسے؟ اور مال ہمارے قبضہ میں آئے۔ وہ حلال و حرام کی بھی پرواہ نہیں کرتا، وہ یہ بھی نہیں دیکھتا کہ کس کی حق تلفی ہو رہی ہے، کس پر ظلم ہو رہا ہے؟ اس کو تو بس! اپنی جیب بھرنے کی فکر رہتی ہے۔ بخیل آدمی میں ہم دردی، رحم دلی نہیں ہوتی۔ وہ خوف خدا، تقویٰ اور ہر چیز سے آزاد ہوتا ہے“۔ (اصلاح نفس، صفحہ 95-96)

⑤ **الْهَرَم (بڑھاپے)** سے... مراد انتہائی بڑھاپا ہے۔ عمر اس حد تک دراز ہو کہ ہوش و حواس صحیح و سالم رہیں اور آخرت کی کمائی کا سلسلہ جاری رہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔
حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے بہتر کون شخص ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی عمر دراز ہو اور اُس کا عمل اچھا ہو“۔ (ترمذی، ابواب الزهد، باب ما جاء فی طول العمر للمؤمن 2329)
لیکن ایسا بڑھاپا جس میں انسان کی جسمانی اور ذہنی قوتیں ناکارہ ہو جاتی ہیں، اس کو قرآن کریم میں ”ارْذَلُ الْعُمُرِ (عمر کا سب سے ناکارہ حصہ)“ فرمایا ہے، اس بڑھاپے سے اللہ کی پناہ مانگی ہے حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ”جو قرآن پاک کی تلاوت پابندی سے کرتا ہے وہ اس حالت کو نہیں پہنچتا (یعنی اس عمر میں پہنچ کر بھی اس کے ہوش و حواس درست کام کرتے ہیں)“۔ (تفسیر المظهری 5/355)

اسی حدیث کے بقیہ فوائد آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں

مصائب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دُعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں نبی کریم ﷺ کے ان مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دُعائیں مانگیں، البتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں دُعائوں کا زیادہ اہتمام کیا جائے۔

13] اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْسٍ تَقُوْهَا وَزَكَّاهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یُخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... عاجزی سے، کاہلی سے، بزدلی سے، کججوسی سے، بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! آپ میرے نفس کو پرہیزگاری عطا فرمائیے اور اس کو پاک و صاف کر دیجئے، آپ ہی اس کو سب سے بہتر پاک و صاف کرنے والے ہیں، آپ ہی اس کے مالک و آقا ہیں۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے جو (آپ سے) نہ ڈرتا ہو، اور ایسے حریص نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔“ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء...، باب التعوذ من شر ما ملئ...: 2722)

گزشتہ سے پیوستہ: مذکورہ حدیث کے کچھ فوائد آپ نے کچھلی قسط (6) میں ملاحظہ فرمائے، باقی فوائد اس قسط میں پیش کیے جاتے ہیں۔

فوائد: عَذَابِ الْقَبْرِ ”پناہ مانگی ہے عذاب قبر سے“... مطلب یہ ہے کہ ① قبر کا تنگ و تاریک ہونا، قبر کی وحشت و تنہائی، قبر کے زہریلے بچھو اور ڈسنے والے خوفناک سانپوں کے ڈنگ اور قبر کے ہر قسم کے عذاب سے پناہ مانگی ہے۔ ② یا اس سے مراد ان چیزوں سے پناہ مانگنا ہے جو عذاب قبر کا ذریعہ و سبب واقع ہوتی ہیں، جیسے چغل خوری، غیبت، پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنا، بغیر وضو کے نماز پڑھنا وغیرہ۔ نیز اس دعا میں ”تذکیہ“ کا سوال بھی ہے کہ میرا نفس پاک و صاف ہو جائے۔ عقائد دینیہ اور احکام شرعیہ کی پابندی عین فطرت اور طبیعت بن جائے اسی کا نام شریعت میں ”تذکیہ“ ہے، اس کے لیے خصوصی توجہ، اہتمام اور نگرانی کی شدید ضرورت ہے

وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ”پناہ مانگی ہے ایسے علم سے جو نفع نہ دے“۔ مراد وہ علم ہے جس پر عمل نہ کیا جائے اور وہ علم ہے جس کی نشر و اشاعت نہ کی جائے، اور وہ علم ہے جو اخلاق، اقوال و اعمال کو آراستہ نہ کرے، اور وہ علم ہے جس کی دین میں ممانعت ہو۔ پس ایسا علم جس پر عمل نہ کیا جائے، جس کو آگے پھیلا یا نہ جائے، جس سے اخلاق درست نہ ہوں ”غیر نفع بخش“ علم کہلائے گا اور وہ روز قیامت و ہال“ حسرت کا باعث ہوگا۔

پناہ مانگی ہے ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ اس لئے اس علم میں اعمال کے ثمرہ میں موت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے تاہم ہر حضرت بھی یہ دعائیں پڑھ سکتے ہیں۔

وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْفَعُ ”پناہ مانگی ہے ایسے دل سے جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرتا ہو“۔ مراد وہ سخت دل ہے جو طاعت سے روگردانی اختیار کرے اور شرعی احکام و امور سے گریز کرے۔ دل کا سخت ہونا اس کو بدبختی کی علامتوں میں سے شمار کیا گیا ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں بدبختی کی ہیں:

① آنکھوں کا جامد ہونا (یعنی ان سے آنسوؤں کا نہ نکلنا) ② دل کا سخت ہونا ③ لمبی لمبی

آرزوئیں رکھنا ④ دنیا کی حرص رکھنا۔ (مسند بزار، مسند ابی حمزہ انس بن مالک: 6442)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ بات نہ کیا کرو، کیوں کہ ذکر اللہ کے علاوہ بات کرنا دل کی سختی کا سبب ہے اور بلاشبہ لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ سے دور وہ شخص ہے جس کا دل سخت ہو“ (گویا دل کی سختی کا علاج یہ ہے کہ فضول کلام نہ کرے، زبان کو ذکر اللہ سے تر رکھے اور ساتھ مذکورہ دعا بھی مانگتی رہے)۔ (ترمذی، ابواب الزہد، باب ما جاء في حفظ اللسان: 2411)

وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ”پناہ مانگی ہے ایسے حریص نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو“۔ مراد وہ سرکش اور حریص نفس ہے جو مال کی لالچ میں مبتلا ہو، دنیا کی لمبی لمبی امیدیں اس کے دل و دماغ پر ایسی چھا جائیں جو اس کو آخرت سے غافل کر دیں اور وہ احکامات ربانی کی پروا بھی نہ کرے۔

وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا ”پناہ مانگی ہے ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو“۔ مراد وہ دعا ہے جو معصیت (گناہ) پر مشتمل ہو اور وہ حق سبحانہ و تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہو۔ (مرقاۃ شرح مشکاۃ 4/1706، دیگر شرح حدیث) حرام کھانے والے، جلد بازی مچانے والے (جو قبولیت دعا میں تاخیر ہونے پر کہے کہ ”میں نے بار بار دعا مانگی لیکن اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کی“، یا یوں کہے کہ ”اللہ تعالیٰ میری دعا قبول نہیں فرماتے“) اور توجہ سے دعا نہ کرنے والوں کی دعا قبولیت کے درجہ پر نہیں پہنچتی۔

مصائب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دُعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں نبی کریم ﷺ کے ان مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دُعائیں مانگیں، البتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں دُعائوں کا زیادہ اہتمام کیا جائے۔

14 اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَوْلٍ لَا یُسْمَعُ وَ عَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَ قَلْبٍ لَا یُخْشَعُ وَ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ
”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... ایسی بات سے جو نہ سنی جائے، اور ایسے عمل سے جو (آپ کی بارگاہ میں) قبول نہ ہو، اور ایسے دل سے جو (آپ سے) ڈرتا نہ ہو، اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ (مسند احمد، مسند المکثرین من الصحابة، مسند انس بن مالک 13674)

فوائد: قَوْلٍ لَا یُسْمَعُ... ”ایسی بات جو سنی نہ جائے“۔ اس میں پناہ مانگی ہے ایسی دُعائے جو توجہ اور دل جمعی سے نہ مانگی جائے کیوں کہ وہ رب تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوتی۔
عَمَلٍ لَا یُرْفَعُ... ”ایسا عمل جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہ ہو“۔ اس میں پناہ مانگی ہے ہر اس نیک کام سے جو اخلاص سے خالی ہو، دکھلاوے اور شہرت کی نیت سے کیا جائے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوتا۔ (التیسیر شرح الجامع الصغیر 207/1)

قَلْبٍ لَا یُخْشَعُ (ایسا دل جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرتا ہو) اور عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ (غیر نفع بخش علم) ان دونوں کی تشریح اور فوائد پچھلی قسط (دعا نمبر 13) میں گذر چکے ہیں۔

سوال: مصنف ابن ابی شیبہ (کتاب الدعاء، رقم 29164) میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا کہ ”تم مسجع کلام (یعنی فقروں کے آخری الفاظ کے ہم قافیہ ہونے) سے بچو، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب دُعائوں میں مسجع کلام نہیں لاتے تھے“۔ جب کہ اس دُعائے میں اور اس کے علاوہ بہت ساری دُعائوں میں تو مسجع بندی (فقروں کے آخری الفاظ کا قافیہ ایک) ہے؟

جواب: دُعائیں وہ مسجع بندی مذموم ہے جو بہ تکلف اختیار کی جائے، کیوں کہ اس کی وجہ سے خشوع و خضوع جو کہ عبادات کی روح ہے وہ ختم ہو جاتی ہے، ساری توجہ الفاظ کو ہم وزن لانے میں

صرف ہو جاتی ہے۔ البتہ کمال فصاحت کی وجہ سے الفاظ میں جو موزونیت بلا تکلف، بلا سوچ و فکر کے حاصل ہو تو وہ دُعا میں مذموم نہیں۔ (حاشیہ مسلم از فتاویٰ عبدالباقی، رقم 2722)

15) اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ.

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... میں نے (اب تک) جو کچھ کیا اس کے شر سے، اور جو نہیں کیا اس کے بھی شر سے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء... باب العوذ من شر ما عمل...: 2716)

فوائد: مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ... ”میں نے (اب تک) جو کچھ کیا اس کے شر سے“۔

علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس جملے میں پناہ مانگی ہے ہر اس عمل کے شر سے جس میں معافی کا خواستگار ہونا پڑے اور وہ دنیا و آخرت میں نقصان اور خسارے کا باعث ہو۔

وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ... ”اور جو نہیں کیا اس کے بھی شر سے“۔ اس کے مختلف معنی و مطلب بیان کیے گئے ہیں: ① پہلے معنی: ... اس میں پناہ مانگی ہے کہ آئندہ زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ (محض اپنے لطف و کرم سے) اُن اعمال کے شر سے محفوظ و مامون رکھے جو اُس کے نزدیک غیر مقبول اور

غیر پسندیدہ ہیں۔ ② دوسرے معنی: ... اس میں پناہ مانگی ہے کہ برائی سے بچ جائے اور اس کا ارتکاب نہ کرے اور اس سلسلہ میں عجب اور خود بینی کا شکار ہو جائے اور اس کو اپنا کمال سمجھے (حالاں کہ نیکی کی طاقت دینے والا اور برائی سے پھیرنے والا محض اللہ تعالیٰ ہے)، اس کے لیے تو یہ لازم اور ضروری ہے کہ گناہوں سے بچنے کو اللہ تعالیٰ کا فضل خیال کرے۔ (سورۃ الانفال، آیت: 25)

③ تیسرے معنی: ... اس میں پناہ مانگی ہے دوسرے شخص کے عمل کے شر سے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”اور ڈرو اُس وبال سے جو تم میں صرف ان لوگوں پر نہیں پڑے گا جنہوں نے ظلم کیا ہوگا“۔

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ لکھتے ہیں کہ ”اس آیت کریمہ میں ایک اہم حکم بیان فرمایا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مسلمان کی ذمہ داری صرف یہ نہیں ہے کہ وہ اپنی ذات کی حد تک شریعت پر عمل کر لے، اس کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ اگر معاشرے میں کوئی برائی پھیل رہی ہے تو اپنی طاقت کی حد تک اس کو روکنے کی کوشش کرے۔ اگر لوگ اپنے اس فریضے میں کوتاہی کریں اور اس برائی کا کوئی وبال آئے تو وہ وبال صرف ان لوگوں کی حد تک محدود نہیں رہے گا جو اس برائی میں براہ راست ملوث تھے، بلکہ جو لوگ اس برائی کا خود تو ارتکاب نہیں کر رہے تھے، مگر دوسروں کو... (بقیہ صفحہ 31 پر)

مصائب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں نبی کریم ﷺ کے ان مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دعائیں مانگیں، البتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں دعاؤں کا زیادہ اہتمام کیا جائے۔

16 اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزِّكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ
”اے اللہ! میں پناہ مانگتی ہوں۔ آپ کے غلبہ اور قدرت کی، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، (میں پناہ مانگتی ہوں) اس سے کہ آپ مجھے گم راہ کر دیں۔ آپ ہی ہیں (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والے جس کے لئے مرنا نہیں اور تمام جن و انس ضرور مرے گے۔ (بخاری، کتاب التوحید: 7383، مسلم، کتاب الذکر والاعمال: 2717)
فوائد: اَنْ تُضِلَّنِیْ..... پناہ مانگی ہے ہدایت پانے کے بعد گم راہ ہونے سے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں یہ دعا آئی ہے: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا۔

”اے ہمارے رب! تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے اس کے بعد ہمارے دلوں میں کجی (ٹیڑھا پن) پیدا نہ ہونے دے۔“ (سورۃ آل عمران، آیت: 8)

یہ دعا بہت اہم ہے، ہمیں کثرت سے یہ دعا کرتے رہنا چاہئے، کیوں کہ بہت سے لوگوں نے ہدایت اختیار کرنے کے بعد گم راہی اختیار کر لی اور ایمان جیسی قیمتی دولت گنوا بیٹھے۔ جن لوگوں کو دین پر قائم رہنے کی فکر ہوتی ہے اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ ہمیشہ استقامت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور ہدایت کے طالب رہتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ۔ (باب تشریف اللہ تعالیٰ فی القلوب کیف شاء، 2045/4)

”اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی فرماں برداری پر لگائے رکھ۔“

اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ..... ”حَیُّ“ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے، جس کے معنی ہیں ”زندہ“۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ اور باقی رہنے والا ہے، اُسے کبھی موت نہیں آئے گی، باقی سب موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ اگر یہ **سوال** ذہن میں آئے کہ اس دعا میں تمام مخلوق میں سے صرف انسانوں اور جنوں کے مرنے کا ذکر کیا ہے، باقی مخلوق کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ تو اس کا

چوں کہ یہ غمخوارین کا ہے، اس لئے اس مضمون میں دعاؤں کے ترجمہ میں سوئٹ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، تاہم مرد حضرات بھی یہ دعائیں پڑھ سکتے ہیں۔

جواب یہ ہوگا کہ تمام مخلوق میں سے صرف انسان اور جن ہی احکام خداوندی کے مکلف ہیں اس لئے دعا میں صرف ان کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے

17 اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ“
”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں... فقر و فاقہ، قلت اور ذلت و خواری سے اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں اس سے کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم و زیادتی کرے۔ (ابوداؤد، باب فی الاستعاذۃ 1544)

فوائد: مِنَ الْفَقْرِ..... اس میں فقر سے پناہ مانگی ہے۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ بے شمار احادیث میں تو فقر کی فضیلت منقول ہے تو پھر اس سے پناہ مانگنے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا

جواب یہ ہوگا کہ یہاں فقر سے مراد وہ فقر ہے جس پر شکوہ شکایت ہو، بے صبری کا مظاہرہ ہو اور حرام میں مبتلا ہو جائے۔ باقی رہا وہ فقر جس میں قناعت، صبر اور رضا پائی جائے تو وہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور نیک لوگوں کا شعار ہے۔

وَالْقِلَّةِ..... اس میں بے صبری اور (مشکل گھڑی اور مصائب میں) مددگاروں کے کم ہونے سے پناہ مانگی ہے، یا قلت مال سے پناہ مانگی ہے، یعنی مال اتنا کم ہو جس سے زندگی کی ادنیٰ ضروریات بھی پوری نہ ہو سکیں۔ ”حصن حصین“ میں ”قِلَّةٌ“ کے بجائے ”فَاقَةٌ“ کا لفظ ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ شدت فقر سے پناہ مانگی ہے۔

وَالذِّلَّةِ..... گناہ کرنے کے بعد جو ذلت اور رسوائی ہو (دنیا یا آخرت میں) اس سے پناہ مانگی ہے، یا مسکینی کی وجہ سے مال داروں کے ہاں ذلیل اور رسوا ہونے سے پناہ مانگی ہے۔

مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ..... پناہ مانگی ہے اس سے کہ میں (کسی پر) ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یعنی ظالم اور مظلوم ہونے سے پناہ مانگی ہے۔ (مرقات شرح مشکاة، باب الاستعاذۃ، جلد: 4، شرح ابی داؤد للبخاری: 455/5)

جیسی نیت ویسی برکت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں کا مال بطور قرض لیتا ہے اور نیت ادا کرنے کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی طرف سے ادا (کرنے کی صورتیں پیدا) فرمادیتے ہیں، اور جو شخص ادا نہ کرنے کی نیت سے لوگوں کا مال لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس شخص کے مال کو تباہ و برباد فرمادیتے ہیں۔“ (بخاری: 2383)

حافظ محمد ابوبکر، لاہور

مولانا (محمد طیب الیاس صاحب لاہور) اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

مصائب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دُعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں نبی کریم ﷺ کے ان مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دُعائیں مانگیں، البتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں دُعائوں کا زیادہ اہتمام کیجئے۔

18 اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں.....

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اَخِذٌ بِنَاصِیَّتِهِ
وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ هُوَ بِیَدِكَ کُلُّهُ۔

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں! ہر اُس چیز کے شر سے جو آپ ہی کے قبضہ و قدرت میں ہے اور اُس تمام خیر و خوبی کا سوال کرتی ہوں جو آپ ہی کے دستِ قدرت میں ہے۔“ (صحیح ابن حبان، باب الادعیۃ: 934) فوائد: یہ ایک جامع دعا ہے، جس میں ہر قسم کی خیر و خوبی کا سوال ہے، اور ہر قسم کے شر سے پناہ طلب کی گئی ہے

19 اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں.....

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُضِلَّ اَوْ اُضِلَّ اَوْ اَزِلَّ
اَوْ اُزِلَّ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ۔

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں کہ میں کسی کو بہکاؤں یا مجھے کوئی بہکائے، یا میں خود لغزش کھاؤں یا کسی دوسرے کو لغزش دوں، یا خود کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے، یا خود کسی کے ساتھ نادانی کی بات کرو یا کوئی دوسرا میرے ساتھ نادانی کی بات کرے“۔ (ابوداؤد، کتاب الادب: 5094)

فوائد: کسی کو بہکانا یا راہ حق سے ہٹانا یا کسی پر ظلم کرنا بہت سخت گناہ ہے۔ ہمیں دین اور دنیا کے تمام معاملات اور حالات میں اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ دُعائیں مانگا کرتے تھے۔

20 اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں.....

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ،
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

نوٹ: چوں کہ یہ صفحہ خواتین کا ہے، اس لئے اس مضمون میں دُعاؤں کے ترجمہ میں مؤنث کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، تاہم مرد حضرات بھی یہ دُعاؤں پڑھ سکتے ہیں۔

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں..... کفر اور محتاجی سے، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں عذاب قبر سے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔“ (ابوداؤد، کتاب الادب: 5090)

فوائد: نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معصوم ہونے کے باوجود کفر سے پناہ مانگنا اُمت کو (یعنی ہمیں) تعلیم دینے کی غرض سے تھا۔

نیز یہاں فقر کو کفر کے ساتھ اس لیے ذکر فرمایا ہے کہ کبھی محتاجی کفر تک پہنچا دیتی ہے، (جیسا کہ حدیث شریف میں بھی آتا ہے کہ... كَاذِبٌ الْفَقْرُ اَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا۔ اس کو ”شعب الایمان للبیہقی“ نے روایت کیا ہے، رقم الحدیث: 6188 ہے)۔ (فیض القدیر 2/135)

صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دُعا پڑھنا مسنون ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الادب: 5090)

نیز ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (صحیح ابن خزیمہ، باب التَّعَوُّذُ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ: 747)

فیذا ایک روایت میں آتا ہے... کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔ (جواو پر ”صحیح ابن خزیمہ“ کی روایت کے الفاظ مذکور ہوئے ہیں)۔ (التمہید شرح مؤطا مالک 16/120)

لہذا ہر نماز کے بعد یہ دُعا مانگے اور اپنے صبح و شام کے معمولات میں بھی اس کو شامل کرے اور نوافل کے سجدوں میں بھی یہ دُعا مانگی جاسکتی ہے۔..... (جاری ہے)

”بسم اللہ“ کی تاثیر بادشاہ روم قیصر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ایک خط لکھا کہ میرے سر میں درد رہتا ہے، کوئی علاج بتائیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پاس اپنی ٹوپی بھیجی کہ اسے سر پر رکھا کرو، سر کا درد جاتا رہے گا۔ چنانچہ بادشاہ جب وہ ٹوپی سر پر رکھتا تو درد ختم ہو جاتا، اُتارتا تو درد دوبارہ لوٹ آتا۔ اُسے بڑا تعجب ہوا، تجسس کی وجہ سے ٹوپی چیری تو اس کے اندر ایک رقعہ پایا، جس پر ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ لکھا تھا یہ بات قیصر روم کے دل میں گھر کر گئی، کہنے لگا: ”دین اسلام کس قدر معزز ہے، اس کی تو ایک آیت بھی باعث شفا ہے، پورا دین باعث نجات کیوں نہ ہوگا، اور اسلام قبول کر لیا (شرح: ہلال اللہ ص 120)

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

مصائب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دُعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں نبی کریم ﷺ کے ان مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دُعائیں مانگیں، البتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں دُعائوں کا زیادہ اہتمام کیجئے۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں.....

21 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُسْلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَآثِمِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِمَاءِ الثَّلٰجِ وَ الْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ کَمَا يُنْقٰی الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَاىَ کَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں..... کاہلی سے، اور انتہائی بڑھاپے سے (جو کام سے بالکل روک دے)، اور قرضہ کے بوجھ سے، اور ہر گناہ سے۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں..... جہنم کے عذاب سے، اور (جہنم کی) آگ کے فتنہ سے، اور قبر کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے، اور مال داری کے فتنہ (آزمائش) کے شر سے، اور تنگ دستی کے فتنہ (آزمائش) کے شر سے، اور دجال کے فتنہ (آزمائش) کے شر سے۔ اے اللہ! آپ میرے گناہوں کو دھو دیجئے..... اولوں اور برف کے پانی سے، اور پاک و صاف کر دیجئے..... میرے دل کو (ہر طرح کی) خطاؤں اور گندگیوں سے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک و صاف کیا جاتا ہے، اور دوری پیدا کر دیجئے..... میرے اور میری خطاؤں کے درمیان جتنی دوری آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان کر رکھی ہے۔ (بخاری، کتاب الدعوات: 6375)

فوائد: اس دُعائے بہت سی چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے: **①** الْکُسْلِ ”کاہلی سے“۔ مراد یہ ہے کہ دل میں نیکی کا شوق نہ اٹھے اور قدرت کے باوجود عبادت کی ادائیگی میں تنگی اور بوجھ محسوس ہو **②** اَلْهَرَم ”انتہائی بڑھاپے سے“..... عمر کی اس حد تک درازی کہ ہوش و حواس قائم رہیں اور

آخرت کی کمائی کا سلسلہ جاری رہے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، لیکن ایسا بڑھاپا جو بالکل ہی کام سے روک دے اس سے پناہ مانگی ہے۔

③ الْمَغْرَم ”قرضہ کے بوجھ سے“..... مراد یہ ہے کہ قرضوں کا اس قدر بوجھ کہ ادائیگی مشکل ہو جائے، کیوں کہ قرض کی ادائیگی میں بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وقت مقررہ پر قرض لوٹا دیا جائے، عموماً قرض دار وعدہ خلافی کرتا ہے اور جھوٹ پر جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے، یوں ایک تو گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور دوسرا غیر کا حق بھی مارتا ہے۔

فوت : چونکہ یہ علم خواہن کا ہے، اس لئے اس مضمون میں دعاؤں کے ترجمہ میں فوت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، تاہم مرد حضرات بھی یہ دعا مانگ سکتے ہیں۔

④ الْمَأْتِم ”گناہ سے“..... مراد وہ چیزیں ہیں جو گناہ صادر ہونے کا ذریعہ ہیں یا ہدایت سے دور کرنے والی ہیں۔

⑤ عَذَابِ النَّار ”جہنم کے عذاب سے“ ⑥ فِتْنَةِ النَّار ”جہنم کی آگ کے فتنہ سے“۔
⑦ فِتْنَةِ الْقَبْرِ ”قبر کے فتنہ سے“ ⑧ عَذَابِ الْقَبْرِ ”قبر کے عذاب سے“۔ اس دعا میں جہنم کے عذاب کے ساتھ جہنم کی آگ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب کے ساتھ قبر کے فتنہ سے پناہ مانگی ہے حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ... ”جہنم کے عذاب سے مراد بظاہر دوزخ کا وہ عذاب ہے جو ان دوزخیوں کو ہوگا جو کفر و شرک جیسے سنگین جرائم کی وجہ سے دوزخ میں ڈالیں جائیں گے۔ اسی طرح قبر کے عذاب سے مراد بظاہر قبر کا وہ عذاب مراد ہے جو اسی طرح کے بڑے مجرموں کو قبر میں ہوگا، لیکن جو اس سے کم درجہ کے مجرم ہیں ان کو اگرچہ دوزخیوں کی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا اور قبر میں بھی ان پر کافر و مشرک جیسا عذاب مسلط نہیں ہوگا، لیکن دوزخ اور قبر کی کچھ تکلیفوں سے ان کو گزرنا پڑے گا، بس یہی سزا ان کو کافی ہوگی۔ اس عاجز کے نزدیک فتنہ نار اور فتنہ قبر سے یہی سزا مراد ہے“۔ (معارف الہدیٰ 297/5)

⑨ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى ”مال داری کے فتنہ (آزمائش) کے شر سے“..... مال داری اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے بذات خود کوئی بری چیز نہیں مگر شرط یہ ہے کہ جائز طریقہ سے مال حاصل کرے، اس کا حق ادا کرنے اور اس کو صحیح طور سے استعمال کرنے کی توفیق میسر ہو۔ لیکن اگر بد قسمتی سے یہ دولت مندی اور خوش حالی تکبر و غرور پیدا کر دے، مال کو بے جا صرف کرے، مالی حقوق سے غفلت برتے تو یہ مال داری جہنم کی طرف لے جانے والی ہے اور اس قابل ہے کہ.... اس کے شر سے پناہ طلب کی جائے۔ (بقیہ آئندہ شمارہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ)

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!

مصائب، بلاؤں، بیماریوں، پریشانیوں، جھگڑوں میں مسنون دُعائیں بلاشبہ حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہیں نبی کریم ﷺ کے ان مبارک الفاظ سے اپنی فرصت کے مطابق کسی بھی وقت میں دُعائیں مانگیں، **اِنتہ نمازوں کے بعد کے اوقات قبولیت کے اوقات ہیں، ان میں دُعائوں کا زیادہ اہتمام کیجئے۔**

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!...

22

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا آجِدُ وَأَحَاطِرُ

”میں پناہ مانگتی ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کاملہ کی ہر اس تکلیف کے شر سے جو مجھے لاحق ہے اور اُس سے بھی جس کا مجھے خطرہ ہے۔“ (مسلم، کتاب السلام، باب استحباب وضع یدہ علی موضع الالم...: 2202)

فوائد: حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں جسم کے فلاں حصہ میں درد رہتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس جگہ درد ہے اُس جگہ اپنا ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر سات دفعہ کہو: ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا آجِدُ وَأَحَاطِرُ۔“ ہر جسمانی تکلیف کے لیے یہ عمل رسول اللہ ﷺ کا خاص عطیہ ہے اور بہت مجرب ہے۔

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں!...

23

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ
وَاعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنٰیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتی ہوں آپ کی رضا کی آپ کی ناراضگی سے، اور آپ کے عفو و درگزر کی آپ کی سزا سے، اور میں پناہ لیتی ہوں آپ کے (عذاب) سے آپ کی (رحمت کے صدقہ)، میں تو آپ کی تعریف کا حق نہیں ادا کر سکتی، بس آپ ایسے ہی ہیں جیسی کہ آپ نے اپنی تعریف کی۔“ (مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الركوع والسجود: 486)

فوائد: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا میں آپ کو (ہاتھ کے ساتھ) ٹٹولنے لگی کہ اچانک میرے ہاتھ آپ کے قدموں کو

نوٹ: چوں کہ یہ صفحہ خواتین کا ہے، اس لئے اس مضمون میں دُعاؤں کے ترجمہ میں مؤنث کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ تاہم مرد حضرات بھی یہ دُعاؤں پڑھ سکتے ہیں۔

لگے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں تھے، اور مذکورہ دُعا مانگ رہے تھے۔ پس نوافل کے سجود میں یہ دُعا مانگی جاسکتی ہے۔
مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! اپنی رضا عطا فرمائیے اور اپنی ناراضگی سے بچائیے۔ اے اللہ! اپنے غفور و درگزر کے سہارے اپنی سزا سے بچائیے اے اللہ! اپنی رحمت کے صدقہ اپنے عذاب سے بچالیجئے۔ مجھ پر آپ

کے انعامات و احسانات اس قدر ہیں کہ میں ان پر تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتی، میں اپنے عجز کا اعتراف کرتے ہوئے بس یہی کہہ سکتی ہوں کہ آپ ایسے ہی ہیں جیسی کہ آپ نے اپنی تعریف کی ہے

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں...

24

(نسائی، کتاب الاستعاذۃ، ...)

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالذَّيْنِ۔ ”میں پناہ مانگتی ہوں کفر اور قرض سے۔“ (الاستعاذۃ من الدين: 5473)

اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں...

25

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُخْزِينِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
كُلِّ صَاحِبٍ يُؤْذِينِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ أَمَلٍ يُلْهِمُنِي وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ كُلِّ فَقْرٍ يَنْسِينِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ غَنَى يَطْغِينِي

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں ہر ایسے عمل سے جو میری رُسوائی کا باعث ہو، اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں ہر ایسے مصاحب (ساتھی) سے جو مجھے تکلیف دینے کا باعث ہو، اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں ایسی تمام اُمیدوں سے جو مجھے لہو و لعب میں ڈال دیں اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں ہر ایسی محتاجی سے جو مجھے بھلا دیئے جانے کا سبب ہو، اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں ہر ایسی مال داری سے جو مجھے سرکشی میں مبتلا کر دے۔“ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب ما یقول فی دبر صلاۃ الصبح: 120)

فوائد: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی فرض نماز کے بعد اس دُعا کو ترک نہیں کیا۔

مسنون دُعاؤں کے اس مبارک سلسلہ کو اسی دُعا پر ختم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ تمام خیریں و برکتیں نصیب فرمادیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانگی ہیں، اور اُن تمام شرور اور برائیوں سے ہماری حفاظت فرمائیں جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔

آمِنْ لَكُمْ آمِنْ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَآزْوَاجِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِينَ